ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت نگاری: ایک تحقیقی جائزہ

A Research Overview of "Sirat Nigari" in Malakand Division

نثار احمد* ڈاکٹر جاوید خان**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: 10.37605/fahmiislam.v4i2.216

Received: June 1,2021
Accepted: Dec 28, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

"Sirah" is an Arabic word which literally means to travel, or manner, behavior, and character. In Islamic literature, "Sirah" is a science which deals with the biography of prophet Muhammad (SAW). In the early era of Islam, Sahaba Kiram began to compile the science of "Sirah" to reserve the details of prophet Muhammad (SAW)'s life. According to Dr. Mustafa Aazami, Urwa ibni Zubair was first to write book on "Sirah" and according to Haji Khalifa, Muhmmad ibni ishaq was first to write book on "Sirah". Nevertheless, after those Muslim scholars started to write books on "Sirah" in different regions of the world in many languages. According to a survey, more than ten thousand books have been authored in fifty languages in the different parts of the world till now. Likewise of the other region of the world, the Scholars of Malakand Division have also authored many books in "Sirah". In this article, efforts are being made to present the contributions of those Islamic scholars of Malakand Division, who have authored books in the science of "Sirah". So 16 books have been discussed in this article, in order to highlight the services of the prophet's biography in this region.

Kew words: *Sirah, Sirah writings, Malakand Division, Islamic scholars*.

تمہید:

لفظ "سیرت" لغت میں چلنے پھرنے، طریقہ وبرتاؤ، کرداراور عادت وخصلت کے معنی میں آتا ہے۔[1] متاخرین کی اصطلاح میں سیرت نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کے جملہ حالات کے بیان کرنے کو کہا جاتا ہے۔[2] لفظ سیرت

* ایم فل اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجس اسٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔ nisarkabal123@gmail.com

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات اینڈ عربیک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف سوات۔ Javed48442@gmail.com

کی جمع"سیر"آتی ہے۔صحابہ کرام اور تابعین کے دور میں لفظ"سیر"اور"مغازی"تقریباًمترادف استعمال ہوتے تھے،اوراس سے مراد نبی کریم ﷺ کے غزوات اور جنگوں کا بیان تھا۔[3] غزوات اور جنگوں کیلئے جو کتابیں لکھی جاتی تھیں انہیں"السیر"اور"المغازی"کانام دیاجاتا تھا،مثلاًابن شہاب زہری،محمد ابن اسحاق اور معمر بن راشد الازدی کی کتب"المغازی"اورابن عبدالبر کی کتاب"الدرر فی اختصارالمغازی والسیر"کے نام سے موسوم ہے۔کچھ عرصہ بعد اس کے مفہوم میں توسیع ہوئی اور مجاہدین اوراسلامی فوج کا دشمنان اسلام کے ساتھ سلوک اوران سے متعلق دیگر معاملات کے بیان کیلئے بھی یہ اصطلاح استعمال ہونے لگا۔[4] بعد میں فقہائے کرام نے"السیر"کی اصطلاح کو بین الاقوامی قانون کیلئے استعمال کرناشروع کیا،[5] مثلاًامام محمدؒ کی کتابیں جو بین الاقوامی تعلقات کے معاملات پر مشتمل ہیں"السیرالصغیر"اور"السیرالکبیر"کے ناموں سے موسوم ہیں۔مختصراً یہ کہ سیرت کے مفہوم میں وقت کے ساتھ تبدیلیاں ہوتی رہیں اورآخرکار متاخرین علمائے کرام نے"سیرت"کی اصطلاح نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی بیان کرنے کیلئے مخصوص کردی اوراب"سیرت"نبی کریم ﷺ کے جملہ حالات زندگی بیان کرنے کو کہاجاتاہے۔

نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی لکھنے کا عمل صحابہ کرام کے دورمیں شروع ہواتھا۔صحابہ کرام ،نبی کریم ﷺ کی تفصیلات زندگی محفوظ کرنے کیلئے ضبط تحریر میں لاتے تھے لیکن اس علم میں باقاعدہ طورپرسب سے پہلی تصنیف کس نے کی؟اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ڈاکٹر مصطفی اعظمی کی تحقیق کے مطابق سیرت پرسب سے پہلے لکھنے والا حضرت عروہ بن زبیر ہے۔[6] حاجی خلیفہ نے"کشف الظنون"میں لکھاہے کہ سیرت پرسب سے پہلے محمد ابن اسحاق نے کتاب لکھی ہے۔[7] بہرحال پھراس کے بعد سیرت نبوی ﷺ پر کتابیں لکھنے کاسلسلہ شروع ہوا اور مختلف اوقات اور مختلف علاقوں میں علمائے کرام نے مختلف زبانوں میں سیرت پر مختلف کتابیں لکھیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیاکی پچاس سے زائد زبانوں میں دس ہزار سے زائد کتب سیرت تحریر ہوچکی ہیں[8] اوراس تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہاہے جس کاسلسلہ آج تک جاری ہے۔

ملاکنڈڈویژن کاعلاقہ اگرچہ اسلامی علمی مراکز سے بہت دور واقع تھالیکن جب 1021ء میں سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے بعد یہاں اسلام کی روشنی پہنچی اوراسلام پھیل گیاتوکچھ عرصہ بعد یہاں کے علمائے کرام بھی دینی علوم میں تصنیف وتالیف کی طرف مائل ہوگئے،اورانھوں نے دیگر علوم وفنون کے ساتھ سیرت نبوی ﷺ میں بھی گرانقدر تصنیفات کیں۔چنانچہ اس مختصر مقالہ میں ملاکنڈڈویژن میں لکھی گئی کتب سیرت کامختصراً تحقیقی

جائزہ پیش کیا جائیگا تا کہ اس خطے میں سیرت نبوی کی خدمت کو اجاگر کر کے منظر عام پر لائی جائے، لیکن اس سے پہلے ملاکنڈ ڈویژن کا مختصر تعارف پیش کرنا ضروری ہے۔

ملاکنڈ ڈویژن کا تعارف:

ملاکنڈ ڈویژن صوبہ خیبر پختون خوا کے سات ڈویژنوں میں سے ایک ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن کا موجودہ کل رقبہ 31161 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ ڈویژن رقبے کے لحاظ سے خیبر پختون خوا کا سب سے بڑا ڈویژن ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق ملاکنڈ ڈویژن کی کل آبادی 4262700 اور 2017ء کی مردم شماری کے مطابق ملاکنڈ ڈویژن کی کل آبادی 7514694 ہے۔[9] ملاکنڈ ڈویژن 1970ء میں تشکیل دیا گیا۔ اس وقت یہ ڈویژن چار اضلاع پر مشتمل تھا؛ سوات، دیر، ملاکنڈ اور چترال۔ 1991ء میں ضلع سوات میں شامل علاقہ بونیر کو الگ حیثیت دے کر ضلع بونیر بنایا گیا۔ 10 جولائی 1995ء کو ضلع سوات سے علاقہ شانگلہ الگ کر کے ضلع شانگلہ بنا دیا گیا۔ 1996ء میں ضلع دیر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ضلع دیر زیرین اور ضلع دیر بالا بنا دیئے گئے۔ 31 مئی 2018ء کو "آئین پاکستان 1973ء" میں پچیسویں ترمیم کے ذریعے صوبہ خیبر پختون خوا کے ساتھ واقع وفاقی زیر انتظام قبائلی علاقہ جات کو صوبے میں ضم کر دیا گیا جس کے نتیجے میں باجوڑ ایجنسی کو ضلع باجوڑ بنا کر ملاکنڈ ڈویژن میں ضم کر دیا گیا۔ نومبر 2018ء میں چترال کو بھی دو ضلعوں میں تقسیم کر کے ضلع چترال زیرین اور ضلع چترال بالا بنا دیا گیا۔ اس طرح آج ملاکنڈ ڈویژن کل نو اضلاع پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں؛ ضلع سوات، ضلع شانگلہ، ضلع بونیر، ضلع دیر (زیرین)، ضلع دیر (بالا)، ضلع چترال (زیرین)، ضلع چترال (بالا)، ضلع ملاکنڈ (سابقہ ملاکنڈ ایجنسی)، ضلع باجوڑ (نیا ضم شدہ قبائلی ضلع)۔[10] اس علاقے کو ملاکنڈ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں کئی نظریات پائے جاتے ہیں جس میں ایک یہ ہے کہ ملاکنڈ کو ملاکنڈ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ملاکنڈ نام فارسی زبان کے دو الفاظ "مالا" اور "کند" سے ماخوذ ہے۔ مالا کا معنی ہار ہے اور کند کے معنی پانی کے ہیں۔ جب کوئی درہ ملاکنڈ پار کر کے دریائے سوات پر نظر ڈالتا ہے تو دریائے سوات کا پانی ہار کی شکل میں بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کا نام ملاکنڈ مشہور ہو گیا۔[11]

ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت نگاری:

ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت کے موضوع پر جتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں وہ عام طور پر دو قسم کی ہیں ایک قسم وہ کتابیں

ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کی ولادت سے لیکر آپ ﷺ کی وفات تک مکمل حالات زندگی ذکر کی گئی ہے اور دوسرے قسم وہ کتابیں ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے مکمل حالات زندگی بیان نہیں کئے گئے ہیں بلکہ آپ ﷺ کی زندگی کے کسی خاص پہلو پر بحث کی گئی ہے مثلاً نبی کریم ﷺ کی خوراک وغذا کے بارے میں کہ نبی کریم ﷺ کونسی غذاؤں کو پسند کرتے تھے یا آپ ﷺ کون کونسی خوراک تناول فرماتے تھے وغیرہ۔ہم اس مختصر مقالہ میں اول پہلی قسم کی کتب سیرت کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں، پھر اس کے بعد دوسری قسم کی کتب سیرت کا تحقیقی جائزہ پیش کریں گے۔ چنانچہ پہلی قسم کی کتب جن کی کل تعداد آٹھ ہے کا مختصراً جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

1. حیات طیبہ مبارکہ آنحضرت ﷺ از مولانا محمد منیر الدین:

حیات طیبہ مبارکہ آنحضرت ﷺ کے مصنف مولانا محمد منیر الدین صاحب 1925ء کو وادئ سوات کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عبدالوہاب ہے۔مولانا محمد منیر الدین صاحب دینی تعلیم کے حصول کیلئے اجمیر شریف چلے گئے جہاں پر آپ نے مولانا محمد یونس، مولانا امیر سلطان اور مولانا حمید الدین سے شرف تلمذ حاصل کیا۔اس کے بعد آپ نے جامعہ رحمانیہ سہارنپور، جامعہ مطلع العلوم رامپور اور جامعہ عباسیہ بہاولپور میں دینی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد آپ دورۂ حدیث پڑھنے کیلئے جامعہ خیر المدارس ملتان چلے گئے۔ آپ نے مولانا غلام اللہ خان سے راولپنڈی میں دورۂ تفسیر بھی پڑھا۔مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا خیر محمد جالندھری اور مولانا گل حبیب شامل آپ کے مشہور اساتذہ ہیں۔مولانا محمد منیر الدین صاحب دینی علوم سے فراغت کے بعد بلوچستان چلے گئے اور وہاں پر 1950ء میں جامعہ ملیہ سبی میں تدریس کی خدمت میں مصروف ہوئے۔آپ نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔آپ نے مرکزی جامع مسجد کوئٹہ اور بعد میں سنہری جامع مسجد کوئٹہ میں امامت وخطابت کے فرائض بھی سرانجام دئے۔ مولانا محمد منیر الدین صاحب 2001ء میں وفات پاگئے۔[12]

مولانا محمد منیر الدین صاحب کی کتاب "حیات طیبہ مبارکہ آنحضرت ﷺ" پہلی بار 1976ء میں کوئٹہ سے شائع ہوئی۔ آپ نے اپنی کتاب کی ابتداء میں قرآن مجید کی ان آیات مبارکہ کو مع ترجمہ ذکر کیا ہے جن میں نبی کریم ﷺ کی شان کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ آپ نے وصال مبارک پر بھی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ آپ نے صحابہ کرام کی عظمت وتوقیر سے متعلق بھی کئی احادیث کتاب میں بیان کی ہیں۔[13] مولانا محمد منیر الدین

صاحب کی کتاب "حیات طیبہ مبارکہ آنحضرت ﷺ" ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت کے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔

2. رحمۃ للعالمین از مولانا محمد شعیب حقانی:

"رحمۃ للعالمین" کے مصنف مولانا محمد شعیب حقانی کا تعلق ملاکنڈ ڈویژن میں نئے ضم شدہ قبائلی ضلع باجوڑ(سابقہ باجوڑایجنسی)سے ہے۔"رحمۃ للعالمین"سیرت کے موضوع پر پشتوزبان میں ایک بہترین کتاب ہے۔یہ کتاب1992ء بمطابق1412ھ کوچارمنگ باجوڑسے شائع ہوئی۔کتاب کے آغاز میں مصنف نے قبل ازاسلام عربوں کے زمانہ جاہلیت کی حالت زار بیان کی ہے۔جس کے بعد آپ نے عربوں کی مختصر اَدینی تاریخ بھی بیان کی ہے جس کی ابتداء آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے کی ہے۔ اس کے بعد مصنف نے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کو جامع انداز میں بیان کیا ہے۔مصنف جب اپنی کتاب میں سیرت کے واقعات ذکر کرتے ہیں تواس کے ساتھ ان واقعات کی قمری تاریخ بیان کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔کتاب کے آخر میں مصنف نے امہات المؤمنین کا تعارف اوراس حوالے سے نبی کریم ﷺ پر کے گئے مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے ہیں۔[14]

3. سیرت دپاک رسول ﷺ ازڈاکٹر سعید اللہ قاضی:

ڈاکٹر سعید اللہ قاضی ضلع دیر(بالا)کے علاقہ کوٹکے میں12نومبر1942ء کوپیداہوئے۔آپ کے والد کانام میاں گل ہے۔ڈاکٹر سعید اللہ قاضی ابتدائی تعلیم پانے کیلئے اپنی پھوپھی کے ہاں تخت بھائی،مردان چلے گئے۔آپ نے میٹرک کے بعد ایف اے اوربی اے(آنرز)اسلامیہ کالج پشاور سے کیا۔بی اے(آنرز)میں آپ نے اول پوزیشن حاصل کی جس پر آپ کوگولڈمیڈل سے نوازاگیا۔1964ءمیں آپ نے ایم اے اسلامیات میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔1967ءمیں میرٹ کی بنیادپر سکالرشپ حاصل کی اور کیمبرج یونیورسٹی کے فیکلٹی آف اورینٹل سٹڈیز میں داخلہ لیا۔آپ نے1970ءمیں کیمبرج یونیورسٹی سے ایم لٹ کی ڈگری حاصل کی۔اس کے بعد آپ نے1976ءمیں پشاوریونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ایم اے کرنے کے بعد آپ اسلامیہ کالج پشاور کے شعبہ دینیات میں لیکچرار تعینات ہوئے۔کیمبرج یونیورسٹی سے واپسی کے بعد آپ اسسٹنٹ پروفیسر بنائے گئے اور پی ایچ ڈی کی تکمیل کے ساتھ ہی آپ کوایسوسی ایٹ

پروفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔1988ء میں آپ پروفیسر بنادے گئے۔اس دوران آپ شیخ زاید اسلامک سینٹر پشاور یونیورسٹی کے ڈائریکٹر بھی رہے اور تین سال تک شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی کے چیئر مین بھی رہے۔آپ کو دو دفعہ ڈین بننے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

ڈاکٹر سعید اللہ قاضی نے تقریباً 33 سال علوم اسلامیہ کی تحقیقات میں صرف کیے۔کثیر تعداد میں طلباء وطالبات نے آپ کے زیر نگرانی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔آپ تقریباً دوسو سے زائد تحقیقی مقالات کے ممتحن رہے۔آپ کئی تحقیقی مجلات کے مدون اور سرپرست بھی تھے۔آپ کو پشتو،اُردو،عربی اورانگریزی چاروں زبانوں پر عبور حاصل تھا۔آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں؛الفصول فی الاصول لابی بکر الجصاص،ابواب الاجتہاد والقیاس،اسلام اور جدید دور کے تقاضے،حدیث التعلیم،سائنس کی تعلیم (قرآن وحدیث کی روشنی میں)اُصول تحقیق،خدا کہاں ہے؟، اسلامیات (لازمی)، اسلامی ذہن کیسے پیدا ہو؟،اربعین فی العلم والتعلیم والتعلم،قرآن پاک کی ترتیب،سیرت دپاک رسول،رسول کریم ﷺ بحیثیت معلم۔آپ 12 اپریل 2003ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔[15]

ڈاکٹر سعید اللہ قاضی کی کتاب "**سیرت دپاک رسول**" پہلی مرتبہ 1979ء بمطابق 1400ھ میں دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد سے شائع ہوئی۔وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان نے آپ کو اس کتاب پر بیس ہزار روپے کا انعام بھی دیاہے۔اس کتاب میں قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر مستند مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔یہ کتاب کل چھے ابواب پر مشتمل ہے۔باب اول میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے روز مرہ معمولات بیان کئے ہیں۔باب دوم نبی کریم ﷺ کی مجالس کے متعلق ہے۔باب سوم میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کی اپنی اولاد اور دیگر عام بچوں سے پیار ومحبت کے متعلق تعلیمات ذکر کی ہیں۔باب چہارم نبی کریم ﷺ کے خواتین،دوستوں اور دشمنوں سے سلوک اوران کے حق میں دعا کرنے کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔باب پنجم نبی کریم ﷺ کے تحائف قبول کرنے اور دوسروں کو تحائف دینے کے بیان میں ہے۔باب ششم نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بیان میں ہے۔[16]

4. میرے حضور ﷺ از محمد عثمان:

محمد عثمان سوات کے ایک تاریخی گاؤں غالیگے میں 2فروری 1949ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد یوسف خان اور دادا کا نام مقام خان ہے۔ آپ کا تعلق یوسفزئی قبیلہ کے ایک ذیلی شاخ سلطان خیل سے ہے۔ آپ نے 1973ء میں پشاور یونیورسٹی سے بی ایس سی، 1978ء میں ایم ایس سی (ایگریکلچر) اور 1981ء میں ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر کی ڈگری حاصل کی۔ 1992ء میں آپ نے کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور 2009ء میں بحیثیت ڈائریکٹر جنرل زرعی تحقیق خیبر پختونخوا ریٹائر ہو گئے۔ آپ نے فرانس، اٹلی، سویٹزرلینڈ سمیت کئی ممالک میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ آپ نے دینی موضوعات پر کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔[17]

محمد عثمان صاحب کی کتاب "میرے حضور ﷺ" پہلی مرتبہ نومبر 2016ء میں شعیب سنز پبلیشرز مینگورہ سوات سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب 192 صفحات پر مشتمل سیرت کے موضوع پر ایک مختصر کتاب ہے۔ اس کتاب کی نظر ثانی سید عبدالاحد شاہ ترمذی نے کی ہے۔ یہ کتاب کل 3 حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں مصنف نے مختصراً نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔ حصہ دوم میں آپ نے مکہ اور مدینہ کے 23 تاریخی اور مقدس مقامات کے بارے میں مفید معلومات بیان کی ہیں۔ حصہ سوم میں آپ نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کو سوالاً وجواباً بیان کیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے آپ کی وفات تک کے واقعات تقریباً آٹھ سو سوالات وجوابات کی صورت میں بیان کئے ہیں۔[18]

5. السیرۃ المحقق ماخذ الموفق از فقیر سید عبدالاحد شاہ ترمذی:

"السیرۃ المحقق ماخذ الموفق" کے مصنف فقیر سید عبدالاحد شاہ ترمذی 12 اپریل 1950ء میں ضلع سوات کے ایک گاؤں کالاکلے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سید بشر میاں اور دادا کا نام سید عیسیٰ شاہ ہے۔ آپ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب مشہور بزرگ سید علی ترمذیؒ المعروف بہ پیر بابا سے ہو کر نواسۂ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ فقیر سید عبدالاحد شاہ ترمذی باقاعدہ طور پر کسی مدرسہ کا فاضل نہیں ہے بلکہ آپ نے دینی تعلیم اپنے آبائی گاؤں کے قریب موضع دیولئی اور درد یال میں مختلف علماء سے حاصل کی۔ آپ نے سلسلۂ نقشبندیہ میں پیر سیف الرحمٰن سے بیعت کی ہے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں دو کتابیں زیادہ مشہور ہیں؛ السیرۃ المحقق ماخذ الموفق اور تذکرۂ سادات ترمذی۔[19]

فقیر سید عبد الاحد شاہ ترمذی کی کتاب "السیرۃ المحقق ماخذ الموفق"، الوثائق اُردو بازار لاہور سے 2014ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ملاکنڈ ڈویژن میں لکھی گئی کتب سیرت میں سے ایک ضخیم اور جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب ایک جلد اور 951 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو 2015ء میں تین ایوارڈ دیئے گئے ہیں، ایک سند امتیاز وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی طرف سے، ایک سند امتیاز صوبائی سیرت النبی کانفرنس، محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب اور ایک سند امتیاز بیت الحکمت لاہور کی طرف سے دی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے دوران تصنیف عربی اور اُردو، قدیم وجدید کتب سیرت اور تفسیر وحدیث سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔ سیرت کے بہت سے پہلوؤں پر آپ کو اس کتاب میں ایسی معلومات ملیں گی جو اتنی تفصیل کے ساتھ بہت کم اُردو کتب سیرت میں موجود ہیں۔ کتاب کے اسلوب تحریر میں طرز قدیم کی پیروی کی گئی ہے اور مروج ترتیب کے بجائے ایک طرح کی روانی اور مسلسل بہاؤ کی کیفیت پیدا کی گئی ہے جو عقیدت مند قاری کو بھی اپنے ساتھ بہائے لیے جاتی ہے۔ مصنف کا تعلق چونکہ فرقہ سیفیہ کے ساتھ ہے اس لئے اُمور اختلافیہ میں اپنا موقف دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے آغاز میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے والد عبد اللہ سے لیکر حضرت آدم علیہ السلام تک آپ ﷺ کے جتنے آباءواجداد گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا مختصراً تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے نبی کریم ﷺ کی ولادت سے لیکر آپ ﷺ کی وفات تک کے واقعات تفصیلاً بیان کئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی ذکر کرنے کے بعد مصنف نے خدام رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک پر مختصراً نوٹ لکھا ہے جن کی تعداد آپ نے کل پچیس بیان کی ہے۔ خدام رسول ﷺ کے بعد آٹھ محافظین رسول ﷺ، 35 کاتبین دربار رسالت پر آپ نے مختصراً بحث کی ہے۔ اس کے بعد مصنف نے مکتوبات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ مکتوبات رسول ﷺ کے بعد آپ نے چار مؤذنین رسول اور پانچ شعرائے رسول کا مختصراً تذکرہ کیا ہے۔ جس کے بعد مصنف نے نبی کریم ﷺ کے معجزات اور شمائل نبوی ﷺ بیان کئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے رسول اللہ ﷺ کے جنگی اسلحہ جات اور سامان حرب پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ ملاکنڈ ڈویژن کی اُردو کتب سیرت میں ایک جامع اور ضخیم کتاب ہے لیکن اس میں ایک خامی ہے، وہ یہ کہ اس کتاب میں کئی مقامات پر ضعیف بلکہ کہیں کہیں موضوع روایات بھی موجود ہیں۔[20]

6. القول المختصر فی سیرۃ خیر البشر از حبیب اللہ ثاقب گبرالی:

"القول المختصر فی سیرۃ خیر البشر" کے مصنف مولانا حبیب اللہ ثاقب گبرالی ضلع سوات کے علاقہ کالام کے ایک گاؤں لوئے جبہ میں 1969ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حبیب خان ہے۔ آپ کا تعلق گوجر قوم کے ایک قبیلہ کسانہ (کسان خیل) کی ایک ذیلی شاخ علی خیل سے ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ 1981ء میں جامعہ مظہر العلوم مینگورہ چلے گئے ۔ یہاں پر آپ نے درجہ اولی سے لے کر درجہ سادسہ تک کتابیں پڑھیں۔ 1987ء میں درجہ سابعہ پڑھنے کیلئے جامعہ تعلیم القرآن، لاہوتی، کلکوٹ، دیر کوہستان چلے گئے۔ موقوف علیہ کے بعد دورہ حدیث پڑھنے کیلئے دارالقرآن پنج پیر چلے گئے اور وہاں سے 1988ء میں سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد چار سال 1989ء سے 1992ء تک آپ نے پنج پیر ہی میں تدریس کی۔ اس کے بعد دارالعلوم تعلیم القرآن ملک پور بونیر چلے گئے۔ یہاں پر کئی سال تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد آپ 2014ء میں جامعہ صدیقیہ چارباغ سوات تشریف لے گئے، تاحال آپ یہاں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد طاہر پنج پیری، مولانا محمد طیب طاہری، مفتی سیراج الدین، مولانا یار بادشاہ، مولانا محمد فیاض شاہ پوری اور مولانا حمید اللہ دیروی آپ کے مشہور اساتذہ ہیں۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں القول المختصر فی سیرۃ خیر البشر اور قلائد الدرر لاولی البصائر والعبر مطبوعہ ہیں اور باقی غیر مطبوعہ ہیں۔[21]

مولانا حبیب اللہ ثاقب گبرالی کی کتاب "القول المختصر فی سیرۃ خیر البشر" پہلی مرتبہ جنوری 2020ء میں شاہ کتب خانہ چارباغ سوات سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب 116 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سیرت کے موضوع پر ایک مختصر مگر ایک جامع کتاب ہے۔ اس کتاب کو آپ نے 2019ء میں تالیف کیا۔ اس کتاب میں آپ نے کل 31 کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب پر مولانا محمد طیب طاہری، مولانا حسین احمد مدنی سواتی، مولانا حبیب الرحمٰن چترالی اور مولانا عبد اللہ چارباغی، ان چار علماء کرام نے تقریظات لکھی ہیں۔ مصنف نے اپنی کتاب میں ضعیف اور موضوع روایات سے اجتناب کیا ہے بلکہ بعض مقامات پر مصنف نے ایسی روایات پر رد بھی کیا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے۔[22]

7. منظوم سیرت النبی ﷺ از پیر عبد اللہ طبیب قالدروال:

پیر عبد اللہ طبیب قالدروال یکم فروری 1955ء کو ضلع ملاکنڈ تحصیل سمہ رانی زئی درگئی کے ایک گاؤں قالدرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پیر سید غواث ہے۔ آپ کا تعلق پیران قوم کی ایک ذیلی شاخ بغڑزئی سے

ہے۔ آپ نے پشاور بورڈ سے 1972ء میں میٹرک اور 1987ء میں ایف اے کیا۔ 1991ء میں آپ نے پشاور یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ 1996ء میں آپ نے پشاور یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے 1974ء میں پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے ڈسپنسر کی سند اور 1991ء میں فارمیسی کونسل پشاور سے فارمیسی (بی) کی سند بھی حاصل کی۔ آپ پیشے کے لحاظ سے ایک فارماسسٹ ہیں۔ آپ نے 1981ء میں محکمہ صحت میں ملازمت اختیار کی۔ 35 سال ملازمت کرنے کے بعد آپ 2015ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ ایک صوفی بزرگ شاعر ہیں۔ آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جو ساری منظوم شکل میں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں؛ منظوم قصص الانبیاء (پشتو منظوم)، **قرآنی واقعات دیوسف علیہ السلام** (پشتو منظوم)، **قرآنی واقعات دموسی علیہ السلام** (پشتو منظوم) الجہاد فی الاسلام (پشتو منظوم)، **دمومن چغہ** (پشتو منظوم)۔[23]

"منظوم سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" پشتو زبان میں پیر عبداللہ طبیب قالدروال کی تصنیف ہے جو 2019ء میں شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مکمل حیات طیبہ اشعار میں بیان کی ہے۔ یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں کل تقریباً چودہ ہزار اشعار ہیں۔ جلد اول 410 صفحات پر مشتمل ہے جس میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ولادت سے لیکر حضرت حمزہ اور حضرت عمر کے قبول اسلام تک کے واقعات منظوم شکل میں بیان کے گئے ہیں۔ جلد دوم 408 صفحات پر مشتمل ہے جس میں مشرکین مکہ کے ظلم وزیادتی کے واقعات اور شعب ابی طالب میں بنوہاشم سے مقاطعہ کرنے کے واقعات سے شروع ہوکر مدینہ منورہ میں انصارومہاجرین کے درمیان مؤاخات قائم کرنے کے واقعات تک مشتمل ہے۔ جلد سوم 402 صفحات پر مشتمل ہے جس میں غزوۂ بدر کبری اور غزوۂ احد کے واقعات منظوم شکل میں بیان کے گئے ہیں۔ جلد چہارم 408 صفحات پر مشتمل ہے جو غزوۂ خندق سے لیکر سریہ ذات السلاسل اور سریہ خضرہ کے واقعات تک پر مشتمل ہے۔ جلد پنجم 419 صفحات پر مشتمل ہے جو فتح مکہ سے لیکر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے اخلاق نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو بھی منظوم شکل میں بیان کیا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں زیادہ تر مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی کتاب سیرت مصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، علامہ شبلی نعمانی کی کتاب سیرت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کی کتاب الرحیق المختوم پر اعتماد کیا ہے اوران کتابوں میں مذکور واقعات کو منظوم شکل میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب پر مصنف کو وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے 2019ء میں ایوارڈ سے بھی نوازا ہے۔[24]

8. میتریاازشیرین زادہ خدوخیل:

جناب شیرین زادہ خدوخیل ضلع بونیر کی تحصیل خدوخیل کے علاقہ غورغشتو میں 2فروری 1965ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کانام پیرزادہ ہے۔ آپ کا تعلق بام خیل قبیلہ کی ایک ذیلی شاخ مداخیل سے ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی۔ آپ نے ایم اے اُردواورایم اے پشتوکے علاوہ بی ایڈاورایم ایڈ کی ڈگریاں بھی حاصل کی ہیں۔ آپ آج کل گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول طوطالئی بونیر میں بطور پرنسپل اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ محکمہ تعلیم میں ایک بہترین منتظم ہیں۔2015ء میں آپ کوصوبائی سطح پر "بیسٹ پرنسپل ایوارڈ" سے نوازاگیا۔ آپ کو ضلعی سطح پر 2011ء، 2013ء اور2018ء میں بالترتیب تین مرتبہ "بیسٹ پرنسپل ایوارڈ" دیئے گئے۔ آپ نے اُردواورپشتوزبان میں مختلف موضوعات پر تقریباً بیس سے زائد کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سیرت اور تاریخ کے علاوہ اُردواور پشتوادب پر بھی کئی کتابیں شامل ہیں جومندرجہ ذیل ہیں؛میراخدوخیل،برصغیر میں مغل افغان کشمکش،تاریخ عالم سے دلچسپ واقعات،آئین اُردو،تذکرہ خواتین اولیاء،کرامات اولیاء،**دصوبہ سرحد ځنګلی مرغۍ**،(پشتو)**خالی لاسونہ** (پشتو)، **دپختولار** (پشتو)،**غانتبول** (پشتو)دفعہ 182---افسانے اور کہانیاں، قرآن اور حیوانات، غازیان، **میتریا** (پشتو)،بعثت نبوی ﷺ پر مذاہب عالم کی گواہی،عہدرسالت کانظام تعلیم اورعصرحاضر،رسول اکرم ﷺ اوررمضان المبارک، رسول اکرم ﷺ اور خواب، عہد نبوی میں شعروادب، رسول اللہ ﷺ اور علم حیوانات، رسول اکرم ﷺ کا دسترخوان۔ آپ کو آپ کی ادبی خدمات کی وجہ سے کئی ایوارڈ دیئے گئے ہیں جن میں چاچاکریم بخش ایوارڈ1999ء، نیشنل بک فاؤنڈیشن ایوارڈ2001ء، خیبرپختون خواادبی ایوارڈ 2007ء، آباسین آرٹس کونسل لٹریچری ایوارڈ2009ء،حافظ الپوریؒ ایوارڈ2010ء کے علاوہ وزارت مذہبی اُمور حکومت پاکستان کی جانب سے دیئے گئے تین قومی سیرت النبی ایوارڈ بھی شامل ہیں۔[25]

شیرین زادہ خدوخیل کی کتاب "میتریا" تاج پریس پشاورسے فروری1998ء میں شائع ہوئی ہے۔یہ کتاب پشتوزبان میں ہے۔لفظ "میتریا" اصل میں بدھ مت مذہب سے ماخوذہے۔بدھ مت مذہب کا بانی گوتم بدھ نے اپنی وفات کے وقت اپنے پیروکاروں کوایک وصیت کی تھی کہ باقی دنیاکواس وصیت سے باخبر کردو۔اس وصیت میں سے بہت کچھ محوکردیاگیاہے لیکن پھر بھی گوتم بدھ کاایک فقرہ ابھی تک زندہ ہے۔جب گوتم بدھ کا آخری سانس اُکھڑرہا تھاتواس نے اپنے ایک شاگرد "نند" کویہ بات بتائی جب اُس کی روح پروازکرنے کے قریب تھی

اوراس کا مخلص خادم اس کے قدموں کو اپنی سانسوں سے یہ کہتے ہوئے دھورہاتھا" آقا آپ کے جانے کے بعد دنیا کو کون تعلیم دے گا؟"تو بدھا نے جواب دیا نندا! میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو زمین پر آیا ہوں اور نہ آخری بدھ ہوں۔اپنے وقت پر دنیامیں ایک اور بدھ آئے گا مقدس، منورالقلب، عمل میں دانائی سے لبریز، مبارک باکائنات، انسانوں کاعدیم النظیر سردار جو غیر فانی حقائق ظاہر کرے گا۔وہ بھی میری طرح ایک مکمل اور خالص مذہبی نظام زندگی کی تبلیغ کرے گا۔نندا نے کہاہم اس کو کس طرح پہچانیں گے؟تو بدھ نے جواب دیا وہ "میتریا" کے نام سے موسوم ہو گا۔بدھ بھکشو کے نزدیک "میتریا"کا معنی رحمت ہے۔یہ بات ظاہر ہے کہ جملہ انبیاء کرام میں "رحمت للعالمین"صرف حضرت محمد ﷺ کی مبارک ہستی ہے جو بدھ کی پیش گوئی پر پوری اُترتی ہے۔اس وجہ سے مسلمان محققین "میتریا" سے مراد نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ لیتے ہیں۔[26] شیرین زادہ خدوخیل نے اس نسبت سے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی اپنی کتاب کا نام "میتریا"رکھ دیاہے۔ آپ نے اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے واقعات کو افسانوی انداز میں پیش کیاہے۔یہ کتاب پشتو زبان میں سیرت النبی ﷺ کے پس منظر میں تاریخی واقعات کاایک مختصر مجموعہ ہے۔اس کتاب کے ذریعے مصنف نے پشتوادب میں ایک نئی صنف کی بنیاد رکھی ہے۔[27]

ملاکنڈ ڈویژن میں مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ سیرت کے موضوع پر کئی ایسی کتابیں بھی لکھی جاچکی ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کے مکمل حالات زندگی بیان کرنے کے بجائے آپ ﷺ کی زندگی کے کسی خاص پہلو کو موضوع بحث بنایا گیاہے۔اب ذیل میں اس قسم کتابوں کا مختصر اًجائزہ پیش کیاجائے گا۔ان کتب کی تعداد کل آٹھ ہے۔

9. رسول اکرم ﷺ بحیثیت معلم از پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ قاضی:

"رسول اکرم ﷺ بحیثیت معلم "پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ قاضی کی تصنیف ہے۔اس کتاب میں مصنف نے نبی کریم ﷺ کے انداز تدریس کواجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا انداز خطابت اور انداز تدریس کن اصولوں پر مبنی تھا آپ ﷺ کس اسلوب اور انداز سے وعظ ونصیحت کرتے تھے۔نبی کریم ﷺ نے تعلیم وتعلم کے بارے میں کیاہدایات دی ہیں وغیرہ۔[28]

10. بعثت نبوی ﷺ پر مذاہب عالم کی گواہی از شیرین زادہ خدوخیل:

"بعثت نبوی ﷺ پر مذاہب عالم کی گواہی" جناب شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو 2006ء میں الفیصل ناشران وتاجران کتب اُردوبازار لاہور سے شائع ہوئی یہ کتاب 141 صفحات پر مشتمل ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ میں جو پیشین گوئیاں اور بشارتیں دی گئی ہیں اس کتاب میں مصنف نے ان پیشین گوئیوں اور بشارتوں پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ہندومت کی کتب مقدسہ میں نبی کریم ﷺ کے بارے میں پائے جانے والی بشارتوں پر بحث کی گئی ہے دوسرے باب میں بدھ مت، تیسرے باب میں مجوسیت، چوتھے باب میں یہودیت اور پانچویں باب میں عیسائیت کی کتب مقدسہ میں مذکور بشارتوں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان سب مذاہب کی کتب مقدسہ میں نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی آمد کی بشارتیں دی گئی ہیں جو ان کتب میں تحریف ہونے کے باوجود آج بھی کسی نہ کسی شکل میں ان کتب میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں صرف ان بشارتوں کو نقل کرنے پر اکتفاء نہیں کیا گیا ہے بلکہ متعلقہ مذہب کی مکمل تاریخی پس منظر کو بھی بیان کیا گیا ہے۔[29]

11. رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان از شیرین زادہ خدوخیل:

"رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور سے 2003ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کو قومی سیرت النبی کانفرنس، وزارت مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی کی جانب سے 2005ء میں صدارتی ایوارڈ بھی دیا گیا ہے۔ یہ کتاب انڈیا میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے اس موضوع پر بحث کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ غذائیں اور خوراکیں کون کونسی تھیں؟ نیز نبی کریم ﷺ کون کونسی غذائیں اور خوراک تناول فرماتے تھے؟ اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے جن غذاؤں کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں اور جن غذاؤں کی تعریف کی ہے ان پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔[30]

12. عہد رسالت کا نظام تعلیم اور عصر حاضر از شیرین زادہ خدوخیل:

"عہد رسالت کا نظام تعلیم اور عصر حاضر" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور سے 2011ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کو قومی سیرت النبی کانفرنس، وزارت مذہبی امور وبین المذاہب

ہم آہنگی کی جانب سے 2011ء میں صدارتی ایوارڈ بھی دیا گیا۔ اس کتاب میں مصنف نے عہد نبوی ﷺ کے نظام تعلیم پر بحث کرتے ہوئے عصر حاضر میں اس کی معنویت کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے عہد رسالت کے نظام تعلیم کی خصوصیات وامتیازات پر بھی بحث کی ہے۔[31]

13. رسول اکرم ﷺ اور رمضان المبارک از شیرین زادہ خدوخیل:

"رسول اکرم ﷺ اور رمضان المبارک" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور سے 2007ء میں شائع ہوئی۔ نبی کریم ﷺ رمضان کا مہینہ کس طرح گزارتے تھے۔ آپ ﷺ رمضان المبارک میں کون کونسے معمولات کرتے تھے اس کتاب میں مصنف نے ان موضوعات پر بحث کی ہے۔[32]

14. رسول اکرم ﷺ اور خواب از شیرین زادہ خدوخیل:

"رسول اکرم ﷺ اور خواب" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور سے 2006ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ ایک مختصر کتاب ہے جس میں مصنف نے ان خوابوں کے احوال ذکر کئے ہیں جو نبی کریم ﷺ نے دیکھے، سنے، سنائے یا جن کی تعبیر آپ ﷺ نے فرمائی۔[33]

15. رسول اکرم ﷺ اور علم حیوانات از شیرین زادہ خدوخیل:

"رسول اکرم ﷺ اور علم حیونات" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو 2001ء میں حرا پبلیکیشنز اُردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اصل میں اس موضوع پر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کتنے خچر تھے ان کے کیا نام تھے یا نبی کریم ﷺ کے کتنے اُونٹ تھے ان کے کیا نام تھے آپ ﷺ کے ساتھ کونسے موقع پر کونسا اُونٹ تھا وغیرہ یعنی نبی کریم ﷺ کے پاس جتنی جانور تھے ان کی تفصیلات اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن اس کتاب کو جس نام سے موسوم کیا گیا ہے اس کی کتاب کے موضوع اور مضامین کے ساتھ سے کوئی مناسبت اور تعلق نہیں ہے کیونکہ کتاب کے اندر نبی کریم ﷺ کے پاس جو جانور تھے ان کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں اور کتاب کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب علم حیوانات کے بارے میں ہے۔[34]

16. عہد نبوی ﷺ میں شعر وادب از شیرین زادہ خدوخیل:

"عہد نبوی ﷺ میں شعر وادب" شیرین زادہ خدوخیل کی تصنیف ہے جو 2006ء میں یمانی پرنٹرز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کو قومی سیرت النبی کانفرنس، وزارت مذہبی امور وبین المذاہب ہم آہنگی کی جانب سے 2008ء میں صدارتی ایوارڈ بھی دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے عہد رسالت کی شعر وشاعری کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔[35]

نتائج البحث:

ملاکنڈ ڈویژن گیارہویں صدی عیسوی میں اسلام کی روشنی سے منور ہوا۔ گیارہویں صدی عیسوی سے لیکر اٹھارویں صدی عیسوی تک ملاکنڈ ڈویژن میں بڑے بڑے علماء اور مشائخ گزرے لیکن ان کی تصنیفی خدمات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اٹھارویں صدی عیسوی کے بعد علماء ملاکنڈ ڈویژن تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے مختلف علوم دینیہ میں گرانقدر کتابیں تصنیف کیں تاہم ان میں سیرت کے موضوع پر کوئی کتاب نہیں تھی۔ بیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں مولانا محمد منیر الدین صاحب وہ پہلی شخصیت تھی جنہوں نے "حیات طیبہ مبارکہ آنحضرت ﷺ" کے نام سے سیرت کے موضوع پر ملاکنڈ ڈویژن میں سب سے پہلی کتاب تصنیف کی جو 1976ء میں شائع ہوئی۔ جس سے ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتابیں تحریر کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت کے موضوع پر اُردو اور پشتو زبانوں میں کئی مستند اور جامع کتابیں تحریر کی گئیں جن میں نصف درجن کتابوں کو صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ملاکنڈ ڈویژن میں سیرت میں کئی ایسے نئے اور انوکھے اسالیب بھی تخلیق کے گئے جس اسلوب اور انداز میں اس سے پہلے سیرت میں کوئی کتاب تحریر نہیں کی گئی تھی جس کی مثال پیر عبداللہ طبیب قالدروال کی "منظوم سیرت النبی ﷺ" اور شیرین زادہ خدوخیل کی "میتریا" ہے۔ پیر عبداللہ طبیب قالدروال نے پشتو زبان میں "منظوم سیرت النبی ﷺ" کے نام سے پانچ ضخیم جلدوں میں ایک منظوم کتاب لکھی جس میں تقریباً چودہ ہزار اشعار ہیں۔ یہ سیرت النبی ﷺ پر منظوم ایک ایسی جامع اور ضخیم کتاب ہے جو پشتو زبان میں اس سے پہلے کسی نے بھی نہیں لکھی یہ اعزاز ملاکنڈ ڈویژن کو حاصل ہے۔ شیرین زادہ خدوخیل نے پشتو زبان میں "میتریا" کے نام سے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر افسانوی انداز میں ایک ایسی کتاب لکھی جو نہ سیرت النبی کیلئے ایک نیا انداز ہے بلکہ پشتو زبان کیلئے ایک نئی صنف بھی ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن میں علاقائی زبان پشتو کے علاوہ قومی زبان اُردو میں بھی کئی کتابیں تحریر کی جاچکی ہیں۔ الغرض آج سے نصف صدی

پہلے ملاکنڈ ڈویژن کے پہلے سیرت نگار مولانا محمد منیر الدین صاحب نے ملاکنڈ ڈویژن میں جس سیرت نگاری کا آغاز کیا تھا اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور سیرت کے حوالے سے نئی نئی کتابیں تحریر کی جارہی ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 :الافریقی، جمال الدین ابی الفضل محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج:4، ص:389

AlAfriqi, Jamal Uddin abi l Fazal Muhammad bin mukaram Ibn Manzoor, Lisan ul arab, Dar sadir, Bairoot, Vol 4, P:389

2 :اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، طبع اول1980ء، ج:14 ص:74

Urdu Daera maarif Islamia, Danish gah, Punjab, Lahore, Edition 1st, 1980, Vol; 14, P:74

3 :واسطی، سید محبوب حسن، سیرت کیا ہے؟، ششماہی مجلہ :السیرۃ العالمی، مولانا سید زوار حسین اکیڈمی ٹرسٹ پاکستان، کراچی، شمارہ: جون1999ء

Wasti, Syed Mehboob Hasan, Seerat Kia hay?, shashmahi majallah, Al.seerat al.aalami, Mawlana Syed Zawar Hussain, Acadmy, Trust, Pakistan, Karachi, June 1999.

4 :ایضاً

Ibid

5 :ایضاً

Ibid

6 :عروہ ابن زبیر، مغازی رسول اللہ ﷺ، محقق:ڈاکٹر مصطفی اعظمی، مترجم: محمد سعید الرحمٰن علوی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1987ء، ص:24

Urawa bin Zaubair, Maghazi Rasoll ullah (saw), Muhaqiq:Dr.Mustafa Azami, Mutarjim: Muhammad Saeed ur Rehman alwi, Idara Saqafat Islamia, Lahore , 1987, P:24

7 :حاجی خلیفہ، کشف الظنون، مطبع استنبول، ترکی، 1943ء، ج:2، ص:1012

Haji Khaleefa, Kashf u zunoon, Matba Isanbol, Turky, 1943, Vol:2, P:1012

8 :سیفی، فقیر سید عبد الاحد شاہ ترمذی، السیرۃ المحقق ماخذ الموفق، الوثائق، لاہور، اشاعت اول، 2014ء، ص:9

Saifi, Faqeer Syed Abdul ahad Sha termizi, Al.seerat al.muhaqiq maahiz al. muwafiq al.wasayeq, Lahore, Edition 1st, 2014, P:9

9 : Provisional Census Result-2017 of Khyber Pakhtunkhwa, P:2

10 :http://en.wikipedia.org/wiki/Districts-of-Khyber-Pakhtunkhwa ;Retrieved on 28 January 2021 3:46 PM

11 :امجد علی اتمان خیل، سرتور فقیر (جنگ ملاکنڈ 1897ء کا عظیم مرد مجاہد)، ظفر گرافکس، مردان، اشاعت اول، جنوری2019ء، ص:5

Amjad ali uthman Khanil, Sartor faqeer,(Hero of Malakand war 1897), Zafar grafics, Mardan, Edition 1st, January 2019, P:5

12 :اچکزئی، ڈاکٹر عبد العلی، بلوچستان میں سیرت نگاری کا مختصر جائزہ، ششماہی مجلہ: راحۃ القلوب، اسلامی تحقیقی اکیڈمی، راحۃ القلوب، کوئٹہ، شمارہ: جون 2020ء، ص:5

Achakzai, Dr.Abdul Ali, Balochistan main seerat nigari ka mukhtasar jaiza, Majalla Rahat ul quloob, Islamic Research Acadamy, Quetta, June 2020, P:5

13 :ایضاً

Ibid

14 :حقانی، مولانا محمد شعیب، رحمۃ للعالمین، مطبع چارمنگ، باجوڑ ایجنسی، سن اشاعت 1992ء

Haqqani, Mawlana Muhammad Shuaib, Rehmat ul lilalameen, Mataba charming , Bajur agency, 1992

15 :محمد قاسم، تذکرۂ علماء خیبر پختونخوا، دار القرآن والسنۃ، صوابی، خیبر پختونخوا، اشاعت اول: ستمبر 2015ء، ص:180

Muhammad Qasim, Tazkira ulama Khyber pakhtunkhwa,darul quran wa Sunnah, sawabi, edition 1st, September 2015, P:180

16 :قاضی، ڈاکٹر سعید اللہ، پشتو میں سیرت کی کتابیں، ماہنامہ الحق، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، خیبر پختونخوا، جون 1978ء

Qazi, Dr.Saeedullah, Pashto main seerat ki kitabain, mahnama Al.haq, darul uloom Haqqania, akora khattak, Noshehra, Kp, June 1978

17 :جناب محمد عثمان صاحب سے انٹرویو (28 اکتوبر 2020ء بمقام رہائش گاہ جناب محمد عثمان صاحب، غالیگے، بریکوٹ، سوات)

Interview from Mr. Muhammad Uthman, October 28,2020, at Ghaleegay Barikot, Swat

18 :محمد عثمان، میرے حضور ﷺ، شعیب سنز پبلیشرز اینڈ بک سیلرز، مینگورہ، سوات، اشاعت اول:2016ء

Muhammad Uthman, Meray Huzoor,Shuaib sons Publishers and booksellers, mengora Swat, edition 1st, 2016

19 :فقیر سید عبد الاحد شاہ ترمذی سے انٹرویو (18 دسمبر 2020ء بمقام آستانہ عالیہ سیفیہ نصرت، کالا کلے، کبل، سوات)

Interview from Faqeer Syed Abdul ahad Sha termizi, December 18, 2020,Kala kalay kabal, Swat

20 :سیفی، فقیر سید عبد الاحد شاہ ترمذی، السیرۃ المحقق ماخذ الموفق، الوثائق، لاہور، اشاعت اول:2014ء

Saifi, Faqeer Syed Abdul ahad Sha termizi, Al.seerat al.muhaqiq maahiz al.muwafiq al.wasayeq, Lahore, Edition 1st, 2014,

21 :مولانا حبیب اللہ ثاقب گبرالی سے انٹرویو (15 فروری 2020ء بمقام چارباغ سوات)

Interview from Mawlana Habib ullah Saqib gabrali (February 15, 2020 charbagh swat)

22 :گبرالی، مولانا حبیب اللہ ثاقب، القول المختصر فی سیرۃ خیر البشر، شاہ کتب خانہ، چارباغ، سوات، سن اشاعت: جنوری 2020ء

Gabrali, Mawlana Habib Ullah saqib , Alaqwl ul mukhtasar fe seerat khairul bashar, Shah kutub Khana, Charbagh Swat January 2020

23 :پیر عبد اللہ طبیب قالدروال سے انٹرویو (21 جنوری 2021ء بذریعہ ٹیلیفون)

Interview from Pir Abdullah Tabib qaldarwal,(January 21,2021 by Phone)

24 : قالدروال، پیر عبداللہ طبیب، منظوم سیرت النبی ﷺ (پشتو)، جائے اشاعت: ندارد، سن اشاعت:2019ء

Qaldarwal, Pir Abdullah tabib, Manzoom seerat u Nabi(saw) Pashto, 2019

25 :شیرین زادہ خدو خیل سے انٹرویو(25 جنوری 2021ءبذریعہ ٹیلیفون)

Interview from Shereen Zada khadu khel, January 25, 2021 by Phone

26 : سیفی، فقیر سید عبد الاحد شاہ ترمذی، السیرۃ المحقق ماخذ الموفق، ص:169

Saifi, Faqeer Syed Abdul ahad Sha termizi, Al.seerat al.muhaqiq maahiz al.muwafiq al.wasayeq, P:169,

27 : خدو خیل، شیرین زادہ، میتریا، تاج پریس، پشاور، سن اشاعت: فروری 1998ء

Khadu Khel, Shereen Zada, Meterya, Taj press Peshwar, February 1998

28 : محمد قاسم، تذکرۂ علماء خیبر پختونخوا، ص:180

Muhammad qasim, Tazkira ulama Khyber Pakhtunkhwa, P:180

29 : خدو خیل، شیرین زادہ، بعثت نبوی پر مذاہب عالم کی گواہی، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، سن اشاعت:2006ء

Khadu Khel, Shereen zada , besat nabavi per mazahib alam ki gawahi, al.faysal nashran w tajiran kutiub Lahore, 2006

30 : خدو خیل، شیرین زادہ، رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، سن اشاعت:2003ء

Khadu khel, Shereen zada, Rasoll akram(saw) ka dastarkhwan, al.faysal nashran w tajiran kutiub Lahore, 2003

31 : خدو خیل، شیرین زادہ، عہد رسالت کا نظام تعلیم اور عصر حاضر، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، سن اشاعت:2011ء

Kahdu khel, Shereen zada, Ehd resalat ka nizam taleem awr asr e hazir, al.faysal nashran w tajiran kutiub Lahore, 2011

32 : خدو خیل، شیرین زادہ، رسول اکرم ﷺ اور رمضان المبارک، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، سن اشاعت:2007ء

Khadu khel, Shereen zada, Rasool akram (saw) awr ramzan ul Mubarak, al. faysal nashran w tajiran kutiub Lahore, 2007

33 : خدو خیل، شیرین زادہ، رسول اکرم ﷺ اور خواب، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، سن اشاعت:2006ء

Kahdu khel, Shereen zada, Rasool akram (saw) awr khwab al.faysal nashran w tajiran kutiub Lahore, 2006

34 : خدو خیل، شیرین زادہ، رسول اکرم ﷺ اور علم حیوانات، حرا پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور، سن اشاعت:2001ء

Khadu khel, Shereen zada, Rasool akram (saw) awr Ilm Haiwanat, Hira Publications , urdu Bazar, Lahore, 2001

35 : خدو خیل، شیرین زادہ، عہد نبوی ﷺ میں شعر وادب، یمانی پرنٹرز، لاہور، سن اشاعت:2006ء

Khado khel, Shereen zada, Ehd nabawi(saw) main Sher w adab, yamani printers, Lahore, 2006